

ہلالِ استقلال (حفیظ جالندھری)

07

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

الفاظ	مفہوم
استحکام	مضبوطی، پائیداری
انگشت	انگلی
طارق	طارق بن زیاد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> فاتح اندلس
پرتو	عکس
صلاح الدین	صلاح الدین ایوبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> جس نے متعدد بار صلیبی جنگوں میں مغرب کو عبرت ناک شکست دی۔
نوید	خوش خبری
محمود	سلطان محمود غزنوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ۔ غزنی کا حکمران جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔
علم	جھنڈا
استقلال	استحکام، مضبوطی
سحابِ جود	سخاوت کا بادل، بہت زیادہ سخاوت

(بورڈ 17-2016ء)

خلاصہ:

ہلالِ استقلال ہماری ثابت قدمی اور مضبوطی کا نشان ہے جو ہمیں شہیدوں اور غازیوں کی طرف سے انعام میں ملا ہے۔ اس پر موجود ہلال، توحید و رسالت کی گواہی دے رہا ہے۔ یہ پرچم حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کی بہادری اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی دلیرانہ زندگی اور پروانہ دار قربانی کا نشان ہے۔ یہ جھنڈا محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت، طارق ابن زیاد رحمۃ اللہ علیہ، صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اور محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہادری کی گواہی دے رہا ہے۔ یہ ہماری کامیابی کی علامت ہے اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی جانے والی ایک خوش خبری ہے۔ یہ ہمارے شان دار ماضی کی روایات کا عکاس ہے اور ہمارے ملک کی سالمیت کی نشانی ہے۔

☆☆☆☆☆

(بورڈ 2012-2011-2008)

شعر نمبر 1:

یہ استقلال کا پرچم ہے، استحکام کا پرچم
شہیدوں غازیوں کے ہاتھ سے، انعام کا پرچم

تشریح: ہلالِ استقلال ہماری ثابت قدمی اور مضبوطی کی نشانی ہے۔ یہ ان گنت شہیدوں اور غازیوں کی قربانیوں کے نتیجے میں ہم تک پہنچا ہے۔ کسی بھی قوم یا ملک کا پرچم اس کی پہچان ہوا کرتا ہے۔ اس کی عزت اور وقار کی علامت ہوتا ہے۔ میدانِ جنگ میں اس پرچم کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس کی سر بلندی سے فوجیوں اور سپاہیوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں اور اس کا سرنگوں ہو جانا فوج کی شکست کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ آغاز اسلام ہی سے جب غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو عَلَم کو خصوصی اہمیت دی گئی حضور ﷺ بذاتِ خود علم بردار مقرر کیا کرتے تھے اس وقت سے لے کر آج تک اس پرچم کی سر بلندی کے لیے بے شمار قربانیاں دی گئیں۔ کتنے ہی لوگوں نے اپنی زندگی کا نذرانہ پیش کیا۔ آج یہ علامت ہمارے پاس ہے تو ضروری ہے کہ ہم اسے اللہ تعالیٰ کا خاص انعام سمجھیں جو نسل در نسل چلتا ہوا آج ہمارے پاس پہنچا ہے۔ ضمیرِ جعفری کا کہنا ہے:

رحمت کا دامن یہ پرچم عزت کا سامان یہ پرچم
غیرت کا عنوان یہ پرچم ملت کی پہچان یہ پرچم
یہ پرچم دشمن کے مقابلے میں ہمارے ڈٹے رہنے اور ہماری مضبوطی کی دلیل ہے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں صرف فوجیوں نے ہی میدانِ جنگ میں بہادری کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ پاکستان کے ہر شہری نے انتہائی بہادری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ خاص طور پر تین شہر لاہور، سیالکوٹ اور سرگودھا کے باسیوں نے اس پامردی کا اظہار کیا کہ جنگ کے اختتام پر ان شہریوں کو اس بہادری کے اعتراف کے طور پر ہلالِ استقلال عطا کیا گیا۔ یہ ایسا انعام ہے جو اللہ کے راستے میں جان دینے والوں، اس کی راہ میں لڑنے والوں اور جنگ جیتنے والوں کے لیے ہے۔

(بورڈ 2008-2011-2012)

شعر نمبر 2:

ہلالی خنجر، انگشتِ شہادت کا اشارہ ہے
یہ سیفِ اللہ کا پرتو، فلک پر آشکارا ہے

تشریح: ہلالِ استقلال میں موجود خنجر تو حیدور رسالت کی گواہی دے رہا ہے۔ یہ اللہ کی تلوار (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) کا لقب) کا سایہ ہے جو آسمان پر لہرا رہا ہے۔

پرچم پر موجود ہلالِ مسلمانوں کی بہادری کی گواہی دے رہا ہے۔ ہمارے پرچم پر ہلال (ابتدائی دنوں کا چاند) تو حیدور رسالت کی گواہی دے رہا ہے۔ اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ جب حضرت ہلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے تھے تو اشہد ان لا الہ الا اللہ، پر اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی بلند کرتے تھے اور جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے تو اسی انگلی سے اُس طرف اشارہ کرتے جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے اس لیے اس انگلی کو انگشتِ شہادت کہتے ہیں۔ دوسرا پس منظر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی انگلی کے اشارے سے حضور ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا تھا۔ یہ معجزہ رسالت کی گواہی تھا۔ اس لیے بھی اس انگلی کو انگشتِ شہادت کہا جاتا ہے۔ حفیظ جالندھری کا موقف یہ ہے کہ ہمارے جھنڈے پر چاند کی علامت ہمارے عقیدہ تو حیدور رسالت کو ظاہر کرتی ہے کہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آخری رسول ہیں۔“ ضمیرِ جعفری نے پرچم پر موجود چاند تارے کے بارے میں کہا ہے:

روشن روشن پیارا پیارا بڑھتا چاند چمکتا تارا

اس کے ساتھ ساتھ یہ چاند سیفِ اللہ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہادری کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا شمار انتہائی بہادر اور چند گنے چنے سپہ سالاروں میں ہوتا ہے جن کی زندگی کا بیشتر حصہ میدانِ جنگ میں گزرا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فتح کی علامت تھے۔ جس لڑائی میں شریک ہوتے لڑائی جیت لیتے تھے۔ جنگ موتہ سے واپسی پر آپ کو حضور ﷺ نے سیفِ اللہ کا خطاب عطا کیا تھا۔ ہمارا پرچم مسلمانوں کی بہادری کی روایت کا امین ہے۔ اور فضاؤں میں لہرا کر دنیا کو بتا رہا ہے کہ اس پرچم کو اٹھانے والے خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے۔

شعر نمبر 3:

(بورڈ 2022)

ہلال خنجر قومی عطیہ ہے شہیدوں کا
جو خود قربان ہو کر، بھر گئے دامن نویدوں کا

تشریح: ہلال استقلال کی صورت میں موجود خنجر شہیدوں کا دیا ہوا قومی تحفہ ہے جو خود تو قربان ہو گئے مگر قوم کی جھولی میں خوشیاں ڈال گئے۔ قومی پرچم پر چاند کا نشان اُن شہیدوں کی یادگار ہے جنہوں نے اپنی جان دے کر ہمارا مستقبل سنوارا ہے۔ اسلام میں زندگی اور موت کا تصور خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ قرآن مجید میں موت کو نیند سے تشبیہ دی گئی ہے گویا گرد و پیش سے بے خبری کا دوسرا نام موت ہے۔ اس بات کی وضاحت ایک دوسری آیت سے ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وہ لوگ جو حق کو نہیں پہچانتے، وہ زندہ نہیں مردہ ہیں بلکہ مردوں سے بدتر۔“ اسی طرح بظاہر دنیا سے رخصت ہو جانا، منوں مٹی تلے دفن ہو جانا موت نہیں ہے اگر اللہ کے راستے پر چلتے ہوئے موت واقع ہو جائے تو انسان کو حیات جاودا حاصل ہو جاتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ: ”اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔“

مسلمانوں کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی قوم یا مذہب پر مشکل وقت آیا تو مسلمانوں نے جان کی پروا نہ کی۔ ایک مسلمان زندگی کو اللہ کی امانت سمجھتا ہے اور اللہ کے راستے میں جان دینا اپنی کامیابی سمجھتا ہے۔

حقیقت جالندھری کا موقف یہ ہے کہ ہمارے پرچم پر چاند کی صورت میں خنجر کا نشان دراصل اُن شہیدوں کا تحفہ ہے جنہوں نے اپنی جان قربان کر دی لیکن ہمارے لیے ایک بہتر اور روشن مستقبل کی خبر دے گئے۔ ہمارے راستے کی رکاوٹوں کو ختم کر گئے۔ جب ایک مسلمان اللہ کے راستے میں جان قربان کرتا ہے تو خود اسے تو کامیابی حاصل ہوتی ہی ہے وہ قوم کو بھی مصیبتوں سے نجات دلا دیتا ہے۔ اس کی شہادت قوم کی بقا کا وسیلہ بن جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ ہمارے شہیدوں نے وطن کے دفاع کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ وہ اپنی زندگی میں اپنے وطن کے دفاع کے لیے کوشاں رہے اور آج وطن کی خاطر اپنی جانیں قربان کر کے اگرچہ وہ خود دنیا سے اوجھل ہو گئے ہیں لیکن اُن کی شہادت کی بدولت قوم کو نئی زندگی مل گئی ہے۔

شعر نمبر 4:

(بورڈ 2022)

حسین ابن علیؑ کے اسوۂ مردانہ کا پرچم
برائے شمع ملت، سوزِ پروانہ کا پرچم

تشریح: ہلال استقلال حضرت حسینؑ کی بہادری اور شجاعت کا نشان ہے اور یہ ملک کی شمع کے لیے پروانوں کی قربانی کو ظاہر کرتا ہے۔ سبز ہلالی پرچم امام حسینؑ کی استقامت اور ملت اسلامیہ کے لیے قربانی دینے کی علامت ہے۔ ہمارا سبز ہلالی پرچم اس بات کی گواہی ہے کہ ہر زمانے میں، ہر عہد میں اس کی حفاظت کے لیے مسلمانوں نے پروانہ دار اپنی جانیں نچھاور کیں۔ وہ محبت جو پروانے کو شمع سے ہوتی ہے اور جس طرح وہ شمع پر جل مرتے ہیں اسی طرح مسلمان اپنے پرچم کی حفاظت کے لیے کٹ مرنے کو تیار رہتے ہیں۔ بالکل اُسی طرح جس طرح امام حسینؑ نے اپنی ثابت قدمی سے یہ ثابت کیا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے باطل قوتوں کے سامنے ہم نے سر نہیں جھکانا۔ امام حسینؑ نے حق کا پرچم سر بلند رکھنے کے لیے اپنا گھر بار چھوڑا، عزیز واقربا کی اور خود اپنی جان کی قربانی دی لیکن اسلام پر آنچ نہیں آنے دی۔ امام حسینؑ کو نانا کا شہر چھوڑنا پڑا۔ حج کو عمرے میں بدلنا پڑا۔ کربلا کے بے آب و گیاہ صحرا میں بھوکا پیاسا رہنا پڑا۔ آپ نے ہر مصیبت کو کشادہ پیشانی سے برداشت کیا۔ جب سارے عزیز واقارب شہید ہو گئے تو آپؑ کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ اے اللہ! ہم تیرے لکھے ہیں پر راضی اور ترے حکم کے آگے تسلیم خم کرتے ہیں۔

یہ کہہ کے ڈوب گیا آفتابِ عاشورہ
رہے حسین کی تا حشر روشنی باقی

امتِ مسلمہ کا پرچم آج بھی اس بات کا امین ہے کہ امتِ مسلمہ کا ہر فرد اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اس پرچم کو جھکنے نہیں دے سکتا۔
امتِ مسلمہ کے ہر فرد کو اپنے وطن سے ویسا ہی پیار ہے جیسا پروانے کو شمع سے ہے۔ جس طرح پروانہ شمع کے لیے اپنی جان قربان کر دیتا ہے اسی طرح 1965ء کی جنگ میں ہمارے شہیدوں نے ملک کی شمع کے لیے اپنی جانیں خوشی خوشی قربان کر دیں۔
شعر نمبر 5:

محمد ابنِ قاسمؒ کے صحابِ جود کا پرچم
یہ طارقؒ کا، صلاح الدینؒ کا، محمودؒ کا پرچم

تشریح: ہلالِ استقلال محمد بن قاسمؒ کی سخاوت کی علامت ہے۔ یہ طارق بن زیادؒ، صلاح الدین ایوبیؒ اور محمود غزنویؒ کی بہادری کو ظاہر کرتا ہے۔
ہمارا یہ پرچم مسلمانوں کے عظیم سپہ سالاروں کی نشانی ہے۔ امتِ مسلمہ کے پاس جو پرچم موجود ہے، یہ بتاتا ہے کہ اس پرچم کی سر بلندی کے لیے محمد بن قاسمؒ سیکڑوں میل کا سفر کر کے برصغیر پہنچا، راجہ داہر کو شکست دی اور برصغیر میں اسلامی مملکت کی بنیاد رکھی۔ محمد بن قاسمؒ بہادر تو تھا ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی سخی بھی تھا۔ محمد بن قاسمؒ کی فیاضی کے باعث اس کے جانے کے بعد ہندوستان کے لوگوں نے اس کے مجسمے بنالیے اور اسے دیوتا کا درجہ دیا۔ یہی پرچم ہے جو ہمیں اس واقعے کی یاد دلاتا ہے جب طارق بن زیادؒ اندلس کے ساحل پر اترا، کشتیاں جلادیں اور ایسی اسلامی مملکت کی بنیاد رکھی جو پچیسین میں تقریباً 800 سال قائم رہی۔ علامہ اقبالؒ اپنی نظم ”طارق ابن زیادؒ“ میں کہتے ہیں۔

یہ غازی یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

یہی وہ پرچم ہے جو صلاح الدین ایوبیؒ کے پاس صلیبی جنگوں میں تھا جو یروشلم میں بیت المقدس پر لہرایا۔ صلاح الدین ایوبیؒ ایسا بہادر سپہ سالار تھا جس کی فوجی حکمتِ عملی کے دشمن بھی معترف رہے ہیں جس نے مشرق وسطیٰ میں عیسائیوں کی یلغاروں کو بڑی پامردی سے روکا۔
صلیبی جنگوں میں مسلمان فوج کی کامیابی صلاح الدین ایوبیؒ کی بہادری کی مرہونِ منت ہے۔ اس طرح فاتحِ سومنات محمود غزنویؒ جس نے برصغیر پر 17 حملے کئے، سومنات کے بُت کو توڑا اور برصغیر میں برہمنوں کے تسلط کو ختم کیا۔ گویا اسلام کا یہ پرچم جس بھی مجاہد یا سپہ سالار کے ہاتھ میں آیا اُس نے تاریخ میں ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

(بورڈ 2018ء)

شعر نمبر 6:

یہ پرچم ہے نشاں، عالم میں فتح و کامرانی کا
زمین پر ابرِ رحمت ہے، نویدِ آسمانی کا

تشریح: ہلالِ استقلال دنیا میں ہماری کامیابی اور جیت کی علامت ہے۔ یہ زمین والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے والی خوش خبری ہے۔

سبز ہلالی پرچم اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور کامیابی کی ضمانت ہے۔ کوئی بھی شے جن صفات کی بنیاد پر اپنی پہچان کراتی ہے۔ یہ صفات اس

شے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی ہوتی ہیں کہ صفت اور موصوف کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ گویا وہ لازم و ملزوم کا درجہ رکھتی ہیں۔ حفیظ جالندھری کا موقف یہ ہے کہ اسلامی پرچم دنیا میں کامیابی کی علامت ہے۔ دنیا والوں نے دیکھا کہ چند سالوں میں مسلمان جزیرہ نمائے عرب سے نکلے اور اپنے زمانے کی تین بڑی سلطنتوں ایران، روم اور مصر کو فتح کر لیا۔ ایشیا، افریقہ اور مشرقی یورپ کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ مسلمانوں نے جس سمت اپنا قدم بڑھایا کامیابی کے جھنڈے گاڑتے چلے گئے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ پرچم بالکل اسی طرح ایک نعمت، ایک خوش خبری ہے جس طرح آسمان سے پانی برستا ہے تو وہ زمین پر رہنے والوں کے لیے رحمت بن جاتا ہے کہ اسی سے زندگی کی بقا جڑی ہوتی ہے۔ پانی زندگی کی بنیاد ہے۔ اگر پانی نہ ہو تو نباتات، حیوانات اور انسانوں کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ آسمان سے برسنے والا پانی اہل زمین کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔

ہمارا	پرچم	یہ	پیارا	پرچم
یہ	پرچموں	میں	عظیم	پرچم
عطاءے	رب	کریم	پرچم	پرچم
ہمارا	پرچم	یہ	پیارا	پرچم

(بورڈ 2018ء)

شعبہ نمبر 7:

یہ پرچم ہے روایات عظیم الشان کا پرچم
یہی پرچم ہے استقلال پاکستان کا پرچم

تشریح: ہلال استقلال مسلمانوں کی عظیم تاریخی روایات کا آئینہ دار ہے اور یہ پاکستان کی سالمیت کی ضمانت دیتا ہے۔ ہمارا قومی پرچم موجودہ زمانے میں تشکیل نہیں پایا بلکہ حضور ﷺ کے زمانے سے لے کر عصر حاضر تک مسلمانوں کی عظیم روایات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہی وہ پرچم ہے جو حق و باطل کی ہر کشمکش کے دوران میں مسلمان مجاہدین کے ہاتھ میں رہا۔ جس کی حفاظت و سر بلندی کے لیے مسلمانوں نے بے شمار قربانیاں دیں۔ جسے اونچا رکھنے کے لیے بے شمار مسلمان شہید ہوئے۔ اب یہ پرچم پاکستان کے حصے میں آیا ہے اور یہ ہمارے ملک کی سالمیت اور مضبوطی کا امین ہے۔ پاکستان جو ہمیشہ کے لیے قائم رہنے کے لیے وجود میں آیا، جو اقوام عالم میں ساتویں اور اسلامی دنیا میں پہلی ایسی قوت ہے۔ یہ پرچم فضا کی بلندیوں میں لہر لہرا کر اعلان کر رہا ہے کہ پاکستان کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کی بہادری کی عظیم الشان روایت حضور ﷺ کے عہد سے شروع ہوتی ہیں۔ حضور ﷺ نے جس مجاہد کو بھی پرچم عطا کیا وہ میدان جنگ سے کامیاب لوٹا۔ حضور ﷺ کے بعد مسلمانوں کی چودہ صدیوں پر محیط تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمان اللہ کا نام لے کر اٹھے وہ چاہے فتح مصر کا مرحلہ ہو، جنگ قادسیہ ہو، شام کا معرکہ ہو، ہندوستان کی فتح ہو یا اندلس کی سرزمین پر طارق ابن زیاد کا جانا ہے۔ مسلمان ہمیشہ کامیاب و کامران قرار پائے۔ باطل قوتوں کے سامنے مسلمان لوہے کی دیوار بن کر ڈٹے رہے۔ حفیظ جالندھری کا موقف ہے کہ یہ پرچم ہمیں ماضی کے مسلمانوں کی شان دار روایات کی یاد دلاتا ہے۔